شمارہ نمبر ۱
نومبر ۲۰۱۹

THE MAMA PARSI GIRLS' SECONDARY SCHOOL
LET HUMILITY, CHARITY, FAITH & LABOUR LIGHT OUR PATH
1918

حال احوال

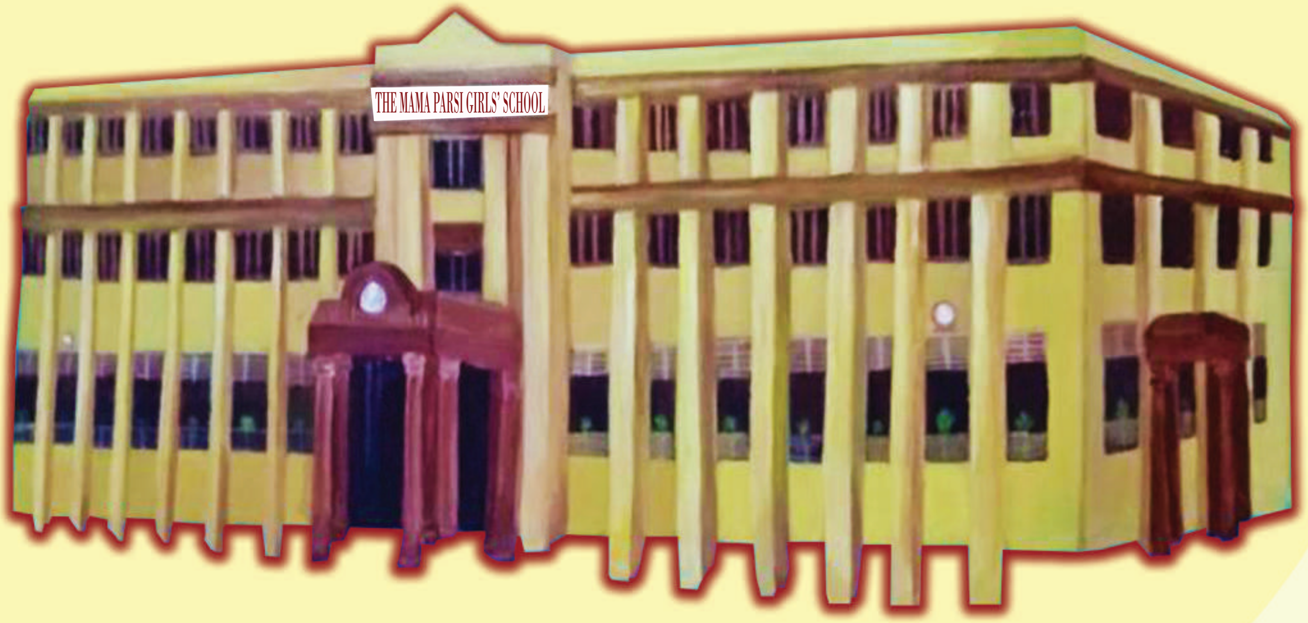

ماما پارسی
گرلز سیکنڈری اسکول

فہرست

روشن ستارے ۱
محترمہ ڈاکٹر بانو ماما کے اعزاز میں الوداعی تقریب ۲
سائنس اولمپیڈ
طلباءکونسل کی تقریبِ حلف برداری ۳
سالانہ تقریب تقسیم انعامات ۴
مسز درّشہوار جاوید سے ملیے ۵
آرٹ شیلڈ مقابلہ ۲۰۱۹ ۶
بزمِ شاعری ۷
کُتب خانے کی تزئین
ابتدائی طبی امداد کی سرگرمی ۸
غزل ۹

اداریہ

کچھ کرنے کی جُستجُو، آگے بڑھنے کی لگن، جیت کا جذبہ، خوداعتمادی، ہر شعبے میں کامیابی۔۔۔۔

ماماپارسی کی طالبات ان خوبیوں کی بناء پر دنیا بھر میں نمایاں حیثیت کی حامل ہیں۔

ذہین، پُرجوش، کامیاب، ہمدرد اور زندہ دل ماماِئن کا یہ کارواں گزشتہ ایک صدی سے چل رہا ہے۔ ہماری اپنے رب کے حضور یہ دعا ہے کہ اس کارواں کو آنے والی کئی صدیوں تک اسی کامیابی کے ساتھ منزل کی طرف رواں دواں رکھے۔ (آمین)

نہایت فخر اور پُرمسرّت جذبات کے ساتھ ہم ماماپارسی اسکول کے اُردو نیوز لیٹر (اخباری پرچہ) کا پہلا شمارہ پیش کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ یہ مختصر شمارہ مربوط، جامع اور اغلاط سے پاک ہو۔ بہرحال انسان غلطیوں کا پُتلا ہے اور اپنی غلطیوں ہی سے سیکھتا ہے۔

اس شمارے کو تکمیل تک پہنچانے میں کچھ دقّت کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ آج کی نسل اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لیے اپنی مادری زبان کی بجائے انگریزی زبان کو زیادہ ترجیح دیتی ہے۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی وجہ سے بچوں میں کُتب بینی کا رجحان کافی کم ہوتا جا رہا ہے یہ ہی وجہ ہے نئی نسل اپنے جذبات اور احساسات کا اظہار اپنی مادری زبان میں کرنے سے عاری ہیں۔ اپنی زبان میں لکھنے اور صلاحیتوں کے بھرپور استعمال کے لیے یہ شمارہ ایک چھوٹی سی کاوش ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ اسکول سے وابستہ ہر اہم خبر اور سرگرمی کو آپ تک پہنچائیں اور انشاءاللہ آئندہ شماروں میں پہنچاتے رہیں گے۔

روشن ستارے

کولگیٹ کمپنی نے "MY BRIGHT SMILE" کے عنوان پر ایک آرٹ مقابلے کا اہتمام کیا جس میں دنیا بھر سے ٦ سے ۹ برس کے بچوں نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔اس مقابلے میں بچوں کی بنائی ہوئی بہترین بارہ تصاویر کو منتخب کیا گیا۔ان بارہ بہترین تصاویر میں ماما پارسی اسکول کی رجاء کلیم اور زنیرہ ارسلان کی تصاویر بھی شامل ہیں۔

"سب کچھ ہے انسانیت نہیں ہے"
کے عنوان پر ۷ ستمبر ۲۰۱۹ کو ڈی ایم اسکول میں ایک مباحثہ منعقد ہوا جس میں کراچی کے نامور اسکولوں کے طلباء نے حصّہ لیا۔اس مقابلے میں ماما پارسی اسکول کی سارہ سعید XI-B نے اوّل پوزیشن حاصل کر کے اسکول کا نام فخر سے بلند کر دیا۔

ڈان گروپ کے زیرِ اہتمام انگریزی میں Spelling Bee کا مقابلہ منعقد کیا گیا۔یہ انٹر اسکول مقابلہ کراچی آرٹس کونسل میں رکھا گیا جہاں پاکستان کے مختلف اسکولوں سے آئے ہوئے طلبہء وطالبات نے حصّہ لیا۔ڈان گروپ کا یہ اقدام قابل ستائش ہے کہ انھوں علمی ذوق رکھنے والے طالب علموں کو یہ شاندار پلیٹ فارم فراہم کیا۔آج کل کے سوشل میڈیا کے دور میں جہاں موبائل اور انٹرنیٹ کے استعمال کو دلچسپ سمجھا جاتا ہے اور اس طرح کے علمی مقابلوں کی اہمیت دن بہ دن کم ہوتی جا رہی ہے ایسے میں Spelling Bee کا یہ مقابلہ طالب علموں میں کُتب بینی اور ذخیرہ الفاظ کے شوق کو اُجاگر کرتا ہے۔اس مقابلے میں ماما پارسی اسکول کی ذہین طالبہ شہزین سہیل جماعت ششم نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔شہزین کی کامیابی ان کی انتھک محنت اور لگن کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی مکمل رہنمائی کا نتیجہ ہے۔

Spelling Bee

محترمہ ڈاکٹر بانو ماما کے اعزاز میں دی گئی الوداعی تقریب

محترمہ ڈاکٹر بانو ماما نے ۲۱ سال ماما پارسی گرلز سیکنڈری اسکول میں چیئر پرسن کی ذمہ داریاں نہایت خوش اسلوبی سے نبھائی۔

ماما پارسی گرلز سیکنڈری اسکول کی نئی چیئر پرسن محترمہ ڈاکٹر دل آراء ماولوالا۔

سائنس اولمپیڈ

ماما پارسی اسکول میں سائنس سوسائٹی کے زیرِ اہتمام منعقد کیا گیا۔ اس مقابلے کو سات مرحلوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ یہ مقابلہ چاروں ہاؤسز کے درمیان ہوا۔ مقابلے کے اختتام پر پوجاجی ہاؤس فاتح قرار پایا۔ مقابلے میں بچوں نے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مقابلے کا مقصد بچوں کی روایتی پڑھائی سے ہٹ کر ان کی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنا تھا۔

ننّھے کیمیا دان، کیمیا کے مقابلے میں شکست دینے کے لئے تیار ہیں

بچّے سانپ سیڑھی کھیلتے ہوئے

مجرم کی تلاش کا مرحلہ اپنے دلچسپ موڑ پر

ذہین بچّے ریاضی کے مرحلے میں پزل کو حل کرنے جستجو میں مگن

طلباء کونسل کی تقریب حلف برداری

سالانہ تقریب تقسیم انعامات ۲۰۱۹

جانیئے ہردل العزیز مسز دُرّ شہوار جاوید کے بارے میں

ایک طالب علم کی زندگی میں اُستاد کی وہی حیثیت ہوتی ہے جو والدین کی ہوتی ہے۔خاص کر زمانہ طالب علمی میں استاد شاگردوں کے لیئے مثالی شخصیت ہوتے ہیں۔استاد کی شخصیت کے بارے میں جاننا،ان کی خیالات سننا اوران سے بات چیت کرنے کی جستجو ہر شاگرد میں موجود ہوتی ہے۔اسلئے آج ہم آپ کو اپنی ایک ایسی ہی معلّمہ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں سے روشناس کراتے ہیں۔مسز درّ شہوار جاوید دوپہر کی شفٹ کی ایک سینئر معلّمہ ہیں۔یہ ریاضی کے ڈپارٹمنٹ (دوپہر) کی نگران بھی ہیں۔

آپ نے درس وتدریس کے شعبے ہی کا انتخاب کیوں کیا؟

اصل میں میری پھپھو اس شعبے سے وابستہ تھیں انکو دیکھ کر بھی کچھ شوق پیدا ہوا۔پھر مجھے پڑھانا اور اپنی بات کو وضاحت کے ساتھ سمجھانا بہت پسند تھا۔ اپنے اساتذہ کو دیکھ کر بھی اچھا لگتا تھا کہ وہ کس طرح ہمیں سمجھا رہے ہوتے تھے پڑھائی سے ہٹ کر ہماری زندگی کو بہتر بنانے کے لیے جو نصیحتیں کرتے تھے وہ سب مجھے اچھا لگتا تھا۔پہلے میں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو پڑھا کر یہ شوق پورا کرتی کیا تھی پھر جب عملی زندگی میں قدم رکھا تو باقاعدہ درس وتدریس کو شعبے کے طور پر اختیار کرلیا۔

ماما پارسی اسکول آنے کا موقع کیسے ملا اور یہاں سے وابستہ ہوئے کتنا عرصہ ہوگیا ہے؟

ماما پارسی سے منسلک ہونے سے پہلے میں نے ایک دو جگہ اور ملازمت کی تھیں۔ماما پارسی کی اپنی ایک پہچان رہی ہے یہی وجہ ہے کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ یہاں ریاضی کی معلّمہ کے لیے جگہ خالی ہے تو میں نے فوراً ہی درخواست دے دی۔بعدازاں مجھے منتخب کرلیا گیا اور میں ماما پارسی کا حصّہ بن گئی۔اوراس وابستگی کو اب ماشاءاللہ ۳۴ سال ہوگئے ہیں۔اس دوران مجھے کبھی بھی کوئی اورادارہ جوائن کرنے کا خیال نہیں آیا الحمدُ اللہ ماما پارسی اسکول میں میرے خواب پورے ہوئے ہیں۔

آپ کے خیال میں اعلیٰ معیارِ تعلیم کے حصول کی راہ میں میں کیا چیزیں رکاوٹ بن رہی ہیں اورآپ موجودہ تعلیمی نظام میں کیا تبدیلی لانا چاہتی ہیں؟

سب سے پہلے تو ہمیں اپنے نصاب اور نظام تعلیم میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔یہ ہمارے ملک کا المیہ ہے کہ یہاں والدین اور طالب علموں نے صرف نمایاں نمبروں کو ہی معیار بنالیا ہے اور والدین اور بچے محض بہترین نمبر حاصل کرنے کو ہی اعلیٰ تعلیم کا معیار سمجھتے ہیں دوسری طرف ہم اساتذہ کی کوشش ہوتی ہے کہ جلدازجلد سلیبس مکمل کروالیں کیونکہ ہم پر بھی مقررہ وقت پر امتحان لینے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔سلیبس اتنا طویل ہوتا ہے کہ بچہ ایک مشین بن جاتا ہے اوراسکی زندگی کا مقصد صرف پڑھائی ہی رہ جاتا ہے۔اس کے لیے ہمیں اپنے نصاب کو تبدیل کرنا پڑے گا جیسا دوسرے ترقی یافتہ ممالک میں ہوتا ہے کہ بچوں کی بنیاد مضبوط ہو سلیبس مختصر لیکن جامع ہونا چاہیے جس سے بچہ کچھ ایسا سیکھے جو اسے ہمیشہ یادرہے۔ اس کے علاوہ ایک اہم رکاوٹ سوشل میڈیا ہے۔میں سمجھتی ہوں کہ میٹرک تک بچوں کو ذاتی موبائل رکھنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔انٹرنیٹ ضروراستعمال کریں کیونکہ یہ معلومات حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے مگر والدین ان پر نظر رکھیں۔فیس بک ،ٹوئیٹر وغیرہ صرف وقت کا ضیاع ہیں۔

اگر آپ معلّمہ نہیں ہوتیں تو کس شعبے سے وابستہ ہوتیں؟

اگر میں ٹیچر نہیں ہوتی تو میں ڈاکٹر ہوتی۔کیونکہ میرے والد کی خواہش تھی کہ میں ڈاکٹر بنوں جبکہ مجھے ریاضی کا مضمون بہت پسند تھا لیکن اپنے والد کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے میں نے انٹر میں پری میڈیکل لے لی تھی اور ریاضی کو بالکل چھوڑ دیا تھا لیکن شاید میری لگن کم تھی کہ میں نے میڈیکل نہیں لی اور میرے والد نے بھی میرے شوق کا احترام کیا اور میں نے اسٹیٹس میں پوسٹ گریجوئٹ ڈپلومہ کیا جس میں میری فرسٹ پوزیشن آئی تھی اور یوں مجھے ایک بار پھر میتھس کی طرف آنے کا موقع مل گیا۔

کچھ اپنی زندگی کے بارے میں بتائیں کہ کہاں سے تعلیم حاصل کی، بچپن کیسا گزرا؟

میں نے نیوٹاؤن اسکول سے میٹرک کیا ہے۔مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ جب امّی مجھے اوّل جماعت میں داخل کروانے گئی تھیں تو میں بضد تھی کہ مجھے اسکول نہیں جانا ہے جب امی مجھے اسکول چھوڑ کر گھر جاتیں تو میں بمشکل آدھا گھنٹہ ہی اسکول میں رہتی اور اتنا واویلا مچاتی کہ امی کو بلوالیا جاتا۔دوتین دن تک یہ ہی سلسلہ چلتا رہا پھر آہستہ آہستہ میں اسکول سے مانوس ہوئی۔

جہاں تک بچپن کی بات ہے تو میں بچپن میں بہت شرارتی تھی ماشاءاللہ سے ہم آٹھ بہن بھائی تھے اورآج کل کی طرح کوئی سوشل میڈیا یا انٹرنیٹ نہیں تھا اسلیے ہم نے اپنے بچپن کو بھرپور انجوائے کیا۔ہمارے گھر میں کافی بڑا صحن تھا جس میں ہم کرکٹ اور ہر طرح کھیل کھیلا کرتے تھے حتّی کہ ہماری امّی بھی ہمارے کھیل میں شامل ہوتی تھیں۔

آپ اتنے عرصے سے اس شعبے سے وابستہ ہیں تو آپ کو طالبعلموں کے رویّے اوراستاد شاگرد کے مابین تعلق میں کوئی تبدیلی محسوس ہوئی؟

جی ہاں بالکل! آج کل کے بچے بہت پُراعتماد اور صاف گو ہیں۔لیکن اس صاف گوئی اور خوداعتمادی میں وہ استاد کی عزت کا خیال رکھنا اکثر بھول جاتے ہیں۔وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ استاد اور شاگرد کے مابین ایک لحاظ اور تعظیم کا رشتہ ہوتا ہے۔بہرحال ہمارے ماما اسکول کے بچے پھر بھی اس معاملے میں اپنی حدود میں رہتے ہیں۔اسی وجہ سے ماما اسکول کے بارے میں یہ رائے ہے کہ یہاں صرف تعلیم ہی نہیں دی جاتی بلکہ بچوں کی تربیت بھی کی جاتی ہے بچیوں کو پُراعتماد بنانے کے ساتھ ساتھ ان کے اخلاق کو سنوارا بھی جاتا ہے۔

آرٹ شیلڈ مقابلہ۲۰۱۹ کی تصویری جھلکیاں

بزم شاعری

ایک سفر، دو انداز

کہتے ہیں کہ جس جگہ پر ایک بار انسان کا سفر ختم ہو جاتا ہے وہاں سے دوبارہ اُس سفر پر لوٹنا مشکل ہوتا ہے۔ ایسا ہی کچھ سوچا تھا جب سات سال پہلے اپنے اسکول کو الوداع کہا تھا لیکن نہیں جانتی تھی کہ میرے لیے یہ بات درست ثابت نہیں ہوگی۔

سات سال بعد قدرت ایک بار پھر اپنے ہی اسکول میں لے آئی ہے مگر پہلے سفر سیکھنے کا تھا اور اب سکھانے کا ہے۔ طالب علم سے استاد تک کا سفر بہت خوبصورت ہے۔

جب بچوں کے چہروں پر اپنا چہرہ نظر آتا ہے تو یادوں کا ایک دریچہ کھل جاتا ہے۔ پہلے بےفکری کا دور تھا اور آج ذمہ داریوں کا دور ہے۔ جو استاد تھے وہ آج دوست جیسے لگتے ہیں

اس خوبصورت سفر کے لیے چند اشعار حاضر ہیں۔

یادوں کے سمندر میں ہے بچپن کی کہانی
خیالوں کی دنیا میں ہے کچھ نئی روانی
آنکھوں میں لوٹا ہے آج کچھ پانی
یاد آتی ہے آج پھر وہی کہانی

کل جماعتوں میں تھے بیٹھے ہنستے اور روتے
اُستاد کو تکتے تو کبھی گھڑی پر اٹکتے
محسوس ہوتا ہے آج پھر ماضی کچھ لوٹتے
اِن چہروں میں نظر آتے ہیں اپنے عکس بھٹکتے

نادانیاں شرارتیں اور بچپن کی مستیاں
اسکول کے در و دیوار میں نظر آتیں ہیں وہ کہانیاں
آج لوٹی ہیں بن کے سب ذمہ داریاں
لگتی ہیں جیسے ماضی کی ہی خوبصورت جھلکیاں

لوٹا ہے جیسے پھر میرے بچپن کا زمانہ
وہ مسکراہٹیں، کھلکھلاہٹیں وہ دوستی وہ یارانہ
جن کے بنا نہ تھا زندگی گزارنا
فقط یونہی گزر گیا بچپن کا وہ زمانہ

مس حرا عبدالرزاق

ماما پارسی کامیابی کی راہوں پر گامزن

میں کس طرح سے تیری شان میں قصیدہ لکھوں
خزانے علم کے لکھوں یا آسماں کے تارے لکھوں
یہ ایک طویل سفر ہے کہ جس پہ تو ہے رواں
تری حیات کا آغاز یا پھر عروج لکھوں
تو ایسا مرکزِ تعلیم ہے کہ جس کی آرزو کے لئے
ہر ایک نسل میں جستجو کہ میں یہیں سے پڑھوں
ہنر، اُصول، وفا، سادگی ادب سب کچھ
وہ دے دیا ہے کہ پھر اس کے بعد کیا لکھوں
دعا ہے رب سے میری، تو رہے صدا قائم
ہزاروں فاطمہ تجھ پر ہمیشہ ناز کریں

فاطمہ زہرا۔ دہم سی

فطرت

تم سمجھو یا نہ سمجھو
میں سب کو الگ ہی سمجھتی ہوں
کرے کوئی کتنا ہی بُرا مگر
میں اپنا دل وسیع ہی رکھتی ہوں
آگے بڑھنا ہی پڑا لیکن اے دوست مگر
میں یاد تو سبھی رکھتی ہوں
چاہوں تو بہت کچھ میں بھی کہوں
لیکن میں دوستی کا بھرم رکھتی ہوں
عظیم تو نہیں تھوڑی عجیب ہوں میں
کہ فطرت ہی میں کچھ ایسی رکھتی ہوں
تم مانو نہ مانو کہ اب فرق بھی نہیں پڑتا
لیکن میں یاد تم کو اب بھی کرتی ہوں۔

رابعہ اعظم۔ نہم ڈی

طالبات میں کُتب بینی کے شوق کو اُجاگر کرنے کے لئے لائبریری کو سجایا گیا۔ بچوں نے اس تبدیلی میں دلچسپی کا اظہار کیا۔

ابتدائی طبّی امداد کو ضرورت و اہمیت سے بچوں کو آشنا کرنے کے لئے جماعت ششم میں ایک سرگرمی کرائی گئی جس میں بچوں نے ابتدائی طبّی امداد کے باکس خود تیار کیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ بچوں کو ابتدائی طبّی امداد دینے کے طریقے اور اس کی اہمیت بھی سمجھائی گئی۔

غزل

دھوکہ دیا خزاں نے بہاروں کے روپ میں
بخشی بھی روشنی تو شراروں کے روپ میں

تھا آنکھ کا قصور یا قسمت کا پھیر تھا
آیا نظر بھنور بھی کناروں کے روپ میں

بدلی جو رُت تو سارا زمانہ بدل گیا
گل بھی ملے ہیں آج تو خاروں کے روپ میں

دیکھا جو چشمِ دل سے تو یہ ساری کائنات
تھا اک طلسم یا رو نظاروں کے روپ میں

کشورؔ کی چشم گریاں کا ادنیٰ سا فیض ہے
آنسو بکھر گئے ہیں ستاروں کے روپ میں

شاعرہ: مس کشور سلطانہ

Teachers Resource Center کی جانب سے سال ۲۰۱۹ کی بہترین معلّمہ

عاطفہ علیم

LET

HUMILITY, CHARITY,

FAITH & LABOUR

LIGHT OUR PATH

ایڈیٹر: سبین نور ssabeen79@hotmail.com

گرافک ڈیزائنر: سمعیہ پرنٹرز

تکنیکی معاونت: سیدہ زینت رضوی، محمد ذیشان